احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون: ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۱۲۸ ہفتہ - ۱۴۱۴ھ '۱۱- احسان ۱۳۷۳ ہش '۱۱- جون ۱۹۹۴ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کی سب سے اہم ذمہ داری

میری تو دن رات کی یہ تمنا ہے۔ دن رات دل میں ایک آگ لگی ہوئی ہے۔ میں کیسے بھول سکتا ہوں اس لئے اللہ مجھے یاد کرواتا رہے گا اور میں یاد رکھوں گا اور آپ کو بھی یاد کرواتا رہوں گا۔ لیکن اگر آپ نے غفلت کی وجہ سے اس بات کو بھلا دیا تو یاد رکھیں کہ آپ خدا کے سامنے جواب دہ ہوں گے۔ اس لئے نہ خود بھولیں اور نہ دوسروں کو بھولنے دیں۔ آج جماعت کی سب سے بڑی اور سب سے اہم ذمہ داری خدا کا پیغام دوسروں تک پہنچانا ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

دو چیزوں کے باہم تعلق اور رگڑ سے ایک حرارت پیدا ہوتی ہے اسی طرح پر انسان کی محبت اور دنیا اور دنیا کی چیزوں کی محبت کی رگڑ سے الٰہی محبت جل جاتی ہے اور دل تاریک ہو کر خدا سے دور ہو جاتا اور ہر قسم کی بے قراری کا شکار ہو جاتا ہے۔ لیکن جبکہ دنیا کی چیزوں سے جو تعلق ہو وہ خدا میں ہو کر ایک تعلق ہو اور ان کی محبت خدا کی محبت میں ہو کر ہو۔ اس وقت باہمی رگڑ سے غیر اللہ کی محبت جل جاتی ہے اور اس کی جگہ ایک روشنی اور نور بھر دیا جاتا ہے۔ پھر خدا کی رضا اس کی رضا اور اس کی رضا خدا کی رضا کا منشاء ہو جاتا ہے۔ اس حالت پر پہنچ کر خدا کی محبت اس کے لئے بمنزلہ جان ہوتی ہے اور جس طرح زندگی کے واسطے لوازم زندگی ہیں۔ اس کی زندگی کے واسطے خدا اور صرف خدا ہی کی ضرورت ہوتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ اس کی خوشی اور راحت خدا ہی میں ہوتی ہے۔ پھر دنیا داروں کے نزدیک اگر اسے کوئی رنج اور کرب پہنچے تو پہنچے لیکن اصل یہی بات ہے کہ اس ہم و غم میں بھی وہ اطمینان اور سکینت سے الٰہی لذت لیتا ہے جو کسی دنیا دار کی نظر میں بڑے سے بڑے فارغ البال کو بھی نصیب نہیں۔ (ملفوظات جلد اول ص ۱۷۳-۱۷۲)

میٹرک کا امتحان دینے والے طلباء متوجہ ہوں

۱۔ جماعت کے ایسے ذہین 'ہونہار' دین کا شوق رکھنے والے مخلص نوجوان جنہوں نے اس سال میٹرک کا امتحان دیا ہو اور وہ وقف اولاد کی تحریک میں شامل ہیں یا اب وقف کرنا چاہتے ہیں اور اعلیٰ دینی تعلیم کے حصول کے لئے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی خواہش رکھتے ہیں وہ مقامی جماعت کے امیر صاحب / صدر صاحب کی وساطت سے درخواست وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوا دیں تاکہ انٹرویو سے پہلے ضروری کارروائی مکمل کی جاسکے۔ درخواست پر والد / سرپرست کے دستخط بھی ضروری ہیں۔

۲۔ قرآن کریم ناظرہ صحیح طور پر پڑھنا سیکھیں۔ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت اور سلسلہ احمدیہ کی کتب کا مطالعہ کرتے رہیں۔ دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

۳۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو میٹرک کے امتحان کے نتیجہ کے بعد ہو گا۔ انٹرویو کے لئے معین تاریخ کا اعلان عنقریب روزنامہ الفضل میں کر دیا جائے گا۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن (۴۵ فیصد نمبر) ہو اور عمر سترہ (۱۷) سال سے زائد نہ ہو۔

نوٹ = اگر دفتر وکالت دیوان سے پہلے خط و کتابت ہے تو اس کا حوالہ ضرور دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

تقویٰ ایسی کلید ہے کہ کتاب اللہ کے علوم کے دروازے اسی سے کھلتے ہیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

انسان اپنی ضروریات زندگی میں کیسا مضطرب اور بے قرار ہوتا ہے خصوصاً رزق کے معاملہ میں۔ لیکن متقی ایسی جگہ سے رزق پاتا ہے کہ کسی کو تو کیا معلوم ہوتا ہے۔ خود اس کے بھی وہم و گمان میں نہیں ہوتا۔ (-) پھر انسان بسا اوقات بہت قسم کی تنگیوں میں مبتلا ہوتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ متقی کو ہر تنگی سے نجات دیتا ہے۔ جیسے فرمایا (جو شخص اللہ کا تقویٰ اختیار کرے گا۔ اللہ اس کے لئے کوئی نہ کوئی رستہ نکال دے گا) انسان کی سعادت اور نجات کا انحصار علوم الٰہیہ پر ہے کیونکہ جب تک کتاب اللہ کا علم ہی نہ ہو وہ نیکی اور بدی اور احکام رب العالمین سے آگاہی اور اطلاع کیونکر پا سکتا ہے۔ مگر تقویٰ ایک ایسی کلید ہے کہ کتاب اللہ کے علوم کے دروازے اسی سے کھلتے ہیں اور خود اللہ تعالیٰ متقی کا معلم ہو جاتا ہے (-) انسان اپنے دشمنوں سے کس قدر حیران ہوتا اور گھبراتا ہے لیکن متقی کو کیا خوف؟ اس کے دشمن ہلاک ہو جاتے ہیں۔ (-) اللہ تعالیٰ سے دوری ساری نامرادیوں کی جڑ اور ناکامیوں کی اصل ہے مگر متقی کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہوتا ہے (-) تقویٰ ایسی چیز ہے جو انسان کو اپنے مولیٰ کا محبوب بناتی ہے (-) تقویٰ کے باعث اللہ تعالیٰ متقی کے لئے مکتفی ہو جاتا ہے۔ اور اس سے ولایت ملتی ہے۔ (-) پھر تقویٰ ایسی چیز ہے کہ دعاؤں کو قبولیت کے لائق بنا دیتا ہے (-) بلکہ اس کے ہر فعل میں قبولیت ہوتی ہے۔ غرض تقویٰ جیسی چیز کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اور تقویٰ نام ہے اعتقاداتِ صحیحہ۔ اقوالِ صادقہ۔ اعمالِ صالحہ۔ علومِ حقہ۔ اخلاقِ فاضلہ۔ ہمت بلند۔ شجاعت۔ استقلال۔ عفت۔ حلم۔ قناعت۔ صبر کا۔ حسن ظن باللہ۔ تواضع۔ صادقوں کے ساتھ ہونے کا۔

پس یہ تقویٰ اپنے رب کا اختیار کرو۔

(از خطبہ ۱۳- ستمبر ۱۹۰۲ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغاسیف اللہ- پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۱۱- احسان ۱۳۷۳ ہش ۱۱- جون ۱۹۹۴ء

دولتمندوں سے خطاب

کون نہیں چاہتا کہ اس کے پاس "دولت" ہو- اگرچہ دولت کا لفظ نہ بھی استعمال ہو تو بات ایک ہی رہتی ہے- یعنی ہر شخص چاہتا ہے کہ اس کے پاس جو کچھ ہے اس سے کچھ زیادہ مل جائے تو بہتر ہے- استثناء تو ہوتے ہی ہیں لیکن جب عمومی رنگ میں بات کی جاتی ہے تو استثناء کو ایک طرف رکھ دیتے ہیں- ایسے لوگ یقیناً موجود ہیں جو قناعت کی دولت رکھتے ہیں اور انہیں اس کے علاوہ کسی اور دولت کی- جسے عرفِ عام میں دولت کہا جاتا ہے- ضرورت محسوس نہیں ہوتی-

اور اگر دولت ملتی ہے تو یہ دولت کون دیتا ہے- ذرا سا غور کرنے سے یہ بات سمجھی جا سکتی ہے- کہ خدا تعالیٰ ہی دیتا ہے- وہ خود بھی یہ بات کہتا ہے اور انسان اپنی ذات میں غور کرنے سے بھی یہ سمجھ سکتا ہے- اللہ تعالیٰ بار بار فرماتا ہے جو کچھ ہم دیتے ہیں- اور حقیقت یہ ہے کہ سبھی کچھ وہی دیتا ہے اور دینے کے بعد وہ کہتا ہے جو میں نے دیا ہے اس میں سے خرچ کرو- خرچ تو سب کرتے ہیں لیکن- یہاں مراد یہ ہے کہ خدا کی راہ میں خرچ کرو- اور حقیقی طور پر خرچ وہی خرچ ہے جو خدا کی راہ میں ہو- بلکہ خدا یہ بھی کہتا ہے کہ ایسا کرو گے تو اور دونگا اور دیتا ہی رہونگا-

دین کی خدمت خرچ کرنے ہی سے ہو سکتی ہے- اور بھی ذرائع ہیں دین کی خدمت کے لیکن ایک بہت بڑا ذریعہ مال ہے- جو مال خدا نے دیا ہے اس میں سے خرچ کرو- دولتمند زیادہ خدمت کر سکتا ہے اور اسے کرنی بھی چاہئے- اس کے پاس دولت ہے- یہ دولت خدا نے دی ہے- خدا کہتا ہے دین کی راہ میں خرچ کرو تو اسے ضرور خرچ کرنا چاہئے-

اس سلسلے میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں-

میں پھر اصل بات کی طرف رجوع کر کے کہتا ہوں کہ دولتمند اور متموّل لوگ دین کی خدمت اچھی طرح کر سکتے ہیں- اسی لئے خدا تعالیٰ نے (جو کچھ ہم نے انہیں دیا اس میں سے خرچ کرتے ہیں) متقیوں کی صفت کا ایک جزو قرار دیا ہے- یہاں مال کی کوئی خصوصیت نہیں ہے- جو کچھ اللہ تعالیٰ نے کسی کو دیا ہے' وہ اللہ کی راہ میں خرچ کرے- مقصود اس سے یہ ہے کہ انسان اپنے بنی نوع کا ہمدرد اور خادم ہے- اللہ تعالیٰ کی شریعت کا انحصار دو ہی باتوں پر ہے- تعظیم لِاَمرِاللہ اور شفقت علیٰ خلق اللہ- پس (جو کچھ ہم نے انہیں دیا اس میں سے خرچ کرتے ہیں) میں شفقت علیٰ خلق اللہ کی تعلیم ہے-

پتھر پھینکنے والے اکثر ہوتے ہیں دیوانے لوگ
ایک ہی جیسے لگتے ہیں سب' اپنے اور بیگانے لوگ
دن کو گلیوں گلیوں پھرنا دوبھر ہوتا جاتا ہے
رات کو گھر سے باہر آجاتے ہیں کچھ فرزانے لوگ

ابو الاقبال

○

قبیحہ شہر کا اس دور میں یہ عالم ہے
کہ سرزنش تو زیادہ ہے دلدہی کم ہے

نہیں نہیں! کہ زمانے میں روشنی کم ہے
تری نظر ہی میں تاریکیوں کا عالم ہے

وفور رنج سے یہ بے حسی کا عالم ہے
ہر ایک غم میں خوشی ہے' ہر اک خوشی غم ہے

بھری ہیں جھولیاں لیکن یہ کیا قیامت ہے
جدھر بھی دیکھئے محرومیوں کا ماتم ہے

کسی میں خوف خدا ہے نہ قوت برداشت
تعصّبات کا اس دور میں یہ عالم ہے

مرا یقیں کہ بصارت ہے تیری روبہ زوال
ترا یہ وہم چراغوں میں روشنی کم ہے

تو اس کی رونق محفل بنے تو کیسے بنے
نہ دل گداز ہے تیرا نہ آنکھ پرنم ہے

کبھی تو منزل مقصود پا ہی لیں گے سلیم
جو دل میں شوق مسلسل ہے اور پیہم ہے

سلیم شاہجہانپوری

حقیقی مرادیابی آخر دعا کرنے والوں کو ملتی ہے

جو شخص روح کی سچائی سے دعا کرتا ہے وہ ممکن نہیں کہ حقیقی طور پر نامراد رہ سکے- بلکہ وہ خوشحالی جو نہ صرف دولت سے مل سکتی ہے اور نہ حکومت اور نہ صحت سے بلکہ خدا کے ہاتھ میں ہے جس پیرایہ میں چاہے وہ عنایت کر سکتا ہے- ہاں وہ کامل دعاؤں سے عنایت کی جاتی ہے- اگر خدا تعالیٰ چاہتا ہے تو ایک مخلص صادق کو عین مصیبت کے وقت میں دعا کے بعد وہ لذت حاصل ہو جاتی ہے- جو ایک شہنشاہ کو تخت شاہی پر حاصل نہیں ہو سکتی- سو اسی کا نام حقیقی مرادیابی ہے جو آخر دعا کرنیوالوں کو ملتی ہے-

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجھے یقین ہے کہ اہل بوسنیا پہلے سے بہتر حالت میں واپس جائیں گے

میں روزانہ اہل بوسنیا کیلئے دعا کرتا ہوں' ہزاروں احمدی روتے ہوئے بوسنیا کیلئے دعائیں کرتے ہیں

میونخ میں ہزاروں بوسنین مرد عورتوں بچوں سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی ملاقات بتاریخ ۲۶۔ مئی میں فرمودہ ارشادات کا خلاصہ۔

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے اپنے حالیہ دورہ جرمنی کے دوران بوسنین مسلمانوں سے میونخ کے ایک بہت بڑے ہال میں ملاقات فرمائی۔ ۲۶ مئی ۱۹۹۴ء کو ہونے والی اس ملاقات میں ہزاروں بوسنین مسلمان موجود تھے۔ اس ملاقات کا ابتدائی حصہ احمدیہ ٹیلی ویژن پر ۲ جون کو ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

تقریب کے آغاز میں حضرت صاحب کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا گیا جس میں کہا گیا کہ ہم امام جماعت احمدیہ الرابع حضرت مرزا طاہر احمد کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے اس تقریب کا اہتمام کیا۔ ہم نے سب کچھ کھو دیا لیکن شکر ہے کہ اپنی شناخت نہیں کھوئی۔ ہم عالم اسلام میں اکیلے نہیں ہیں ہمارے ساتھ ہمارے بہت سے ساتھی ہیں۔ جو لوگ ہماری مدد کو آئے ان میں سب سے پہلے جماعت احمدیہ تھی جنہوں نے ہر طرح سے ہماری امداد کی اور اب بھی کر رہے ہیں۔ ابھی حال ہی میں امداد کے بھرے ہوئے ٹرک جن میں خوراک اور ادویہ تھیں انہوں نے بوسنیا بھجوائے ہیں۔ جماعت احمدیہ صرف پاکستان کے احمدیوں پر مشتمل ایک جماعت ہی نہیں بلکہ اس کے اراکین ساری دنیا میں موجود ہیں۔

اس کے بعد بوسنیا کا ترانہ تین بچیوں نے پیش کیا جنہوں نے اسلامی طریق پر اپنے سر دوپٹوں سے ڈھانپے ہوئے تھے تمام حاضرین اور حضرت امام جماعت احمدیہ اس ترانے کے دوران اپنی نشستوں پر کھڑے ہو گئے۔

حضرت صاحب نے حاضرین کو دعوت دی کہ وہ سوالات کریں۔ حضرت صاحب نے بوسنیا کے مسلمانوں کو بتایا کہ جماعت احمدیہ نے بوسنیا کی حکومت سے ویڈیو فلمیں حاصل کیں اور ان کی اجازت سے ان کی دنیا بھر میں تشہیر کی اور بوسنیا کے مسلمانوں کی دردناک حالت سے دنیا کو آگاہ کیا۔

حضرت صاحب نے بتایا کہ میں نے دنیا بھر کے احمدیوں سے کہا کہ وہ صاحب الرائے لوگوں کو مسلسل خطوط لکھیں اور بوسنیا کے بارے میں ان کا ضمیر جگانے کی کوشش کریں چنانچہ یہ مہم نمایاں طور پر امریکہ میں کامیاب رہی امریکہ کے صدر' سینٹروں' کانگریس کے اراکین اور دیگر اہم لوگوں کو مسلسل خطوط لکھے گئے اس مہم سے امریکہ میں اہل بوسنیا کے حق میں ایک حرکت پیدا ہوئی۔ چند ہفتوں کے دوران اس مہم کا یہ نہایت خوشگوار اثر پیدا ہوا کہ امریکہ کی حکومت اہل بوسنیا کا احترام کرنے پر مجبور ہو گئی اور بوسنیا کے بارے میں امریکہ کا رویہ بدلنے لگا۔ حضرت صاحب نے فرمایا یہ ابتدا ہم نے کی اور خدا کے فضل و کرم سے ہم اس میں کامیاب رہے۔ اس کے علاوہ جرمنی میں مشرق بعید کے ممالک میں اور دیگر ممالک میں بھی یہ خطوط کی مہم چلائی گئی۔

حضرت صاحب نے فرمایا ہم نے بوسنیا کا مسئلہ زندہ رکھا۔ میں نے احباب جماعت کو کہا کہ میں نے اہل بوسنیا سے وعدہ کیا ہے کہ ان کا نام زندہ رکھا جائے گا۔ چنانچہ ۱۳۴ ممالک میں احمدی اہل بوسنیا کے مسئلہ کو زندہ رکھے ہوئے ہیں۔

حضرت صاحب نے بتایا کہ ہم نے بوسنیا میں امدادی سامان بھجوایا۔ پہلے ہم کروشیا کے ذریعے امداد بھجواتے تھے اب ہم یہ امداد براہ راست سراجیوو بھجوا رہے ہیں۔ یہ سارا کام احمدی نوجوانوں کی تنظیم کے ذریعے ہو رہا ہے۔ یہ احمدیوں سے ہی چندہ اکٹھا کرتے ہیں اور اس سے امدادی سامان خرید کر اپنے آدمی ساتھ بھجوا کر یہ امداد بوسنیا بھجواتے ہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا ہم یہ امداد تبدیلی مذہب کے ساتھ منسلک نہیں کرتے۔ ہم یہ ہر گز نہیں کہتے کہ آپ احمدی ہوں گے تو یہ امداد ملے گی۔ حضرت صاحب نے فرمایا جہاں تک بوسنیا کے مستقبل کا سوال ہے ہم دعائیں کر رہے ہیں۔ ہم نے جو بھی کیا ہے وہ بہت کم ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ اگر اللہ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ آپ واپس اپنے وطن جائیں تو دنیا کی کوئی طاقت اس خدائی فیصلے کو بدل نہیں سکے گی۔ حضرت صاحب نے فرمایا میں روزانہ بوسنیا کے لئے دعا کرتا ہوں دنیا بھر کے ہزاروں احمدی اپنے مولا کے حضور آنسو بہاتے ہوئے بوسنیا کے لوگوں کے لئے دعائیں کر رہے ہیں۔ ہمیں یقین کامل ہے کہ ہماری دعائیں ایک دن ضرور قبول ہونگی اور آپ لوگ ایک دن واپس جائیں گے اور پہلے سے بہتر حالت میں واپس جائیں گے۔ آپ اللہ نے چاہا تو ایک نیا اور بہتر اور بڑا بوسنیا بنائیں گے جو اس بوسنیا سے جو آپ نے چھوڑا ہے بہت بہتر ہو گا۔ مستقبل کا بوسنیا ایک ترقی یافتہ ملک ہو گا۔ ایک عظیم ملک ہو گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور آپ کو کامیابیاں عطا کرے۔ آمین۔

نادار اور یتیم بچوں کی تعلیم کیلئے شعبہ امداد طلبہ کیلئے عطایا

شعبہ امداد طلبہ مستحق، نادار اور یتیم طلبہ کی امداد کے لئے صدر انجمن احمدیہ میں مشروط بآمد کے طور پر ہے اس کے اخراجات، عطیات اور صدقات کے ذریعہ پورے کئے جاتے ہیں۔

شعبہ امدادِ طلبہ مخیر احباب کی اعانت کا محتاج ہے اللہ تعالیٰ آپ کو اس کارِ خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

عطیات اور صدقات کی رقوم بالس وضاحت کے ساتھ کہ یہ رقم عطیہ یا صدقہ برائے امداد طلبہ ہے۔ براہِ راست بنام نگران امداد طلبہ یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلبہ بھجوا کر ممنون فرمادیں۔

(نظارت تعلیم)

صفیہ بیگم

میرے بچپن کے دن

صفیہ بیگم صاحبہ اپنی کتاب "میرے بچپن کے دن" میں مزید کہتی ہیں:۔

ابا جی نے گورنمنٹ کالج لاہور سے بی۔ اے۔ کیا۔ تو حکومت برطانیہ کی طرف سے ڈپٹی کمشنر کے عہدے کی پیش کش ہوئی۔ مگر آپ نے اپنی زندگی قادیان میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قدموں میں گذارنے کا فیصلہ فرمایا۔ وہ حضرت صاحب کے فدائیوں میں سے تھے۔ اس مرشد کامل نے آپ کی خاندانی علم دوستی فطری سچائی اور تعلیمی قابلیت کو دینی رنگ میں رنگین کر دیا۔ خدا تعالیٰ سے ذاتی تعلق پیدا ہوا۔ ان کا اٹھنا بیٹھنا' چلنا پھرنا' سب اللہ تعالیٰ کے لئے ہو گیا۔ قادیان آنے کے کچھ عرصہ بعد اماں جی (نانی اماں) کو بھی قادیان لے آئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنے گھر میں ایک کمرہ رہائش کے لئے دے دیا۔ قریب رہے تو حضرت اماں جان حضرت نصرت جہاں بیگم حرم حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے حسن سلوک کی وجہ سے ان سے عقیدت بڑھی۔ پھر ساری زندگی صبح کی نماز کے بعد حضرت اماں جان کو سلام کرنے آتے رہے حضرت اماں جان فرمایا کرتیں۔ شیر علی میری ڈیوڑھی کا خادم ہے۔ اسی زمانے میں ایک دفعہ آپ شدید بیمار ہو گئے۔ ڈاکٹروں نے کہا کہ ٹی۔ بی۔ ہو گئی ہے۔ ٹی۔ بی کو لا علاج مرض سمجھا جاتا تھا۔ بس مریض کھانس کھانس کر بخار سے کمزور ہو کر ختم ہو جاتا۔ ابا جی کو کھانسی بہت تھی۔ اور کھانسی میں دودھ پینا زیادہ نقصان دہ ہوتا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے آپ کے لئے بہت دعا کی۔ دعائیں قبول ہوئیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ٹی۔ بی۔ سے مکمل نجات مل گئی۔ آپ مکمل طور پر تندرست ہو گئے اور طویل زندگی پائی۔ آپ کی زندگی کا ہر دن حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی قبولیت دعا کا زبردست نشان تھا۔ بیماری سے شفایابی کا ایک ثبوت آپ کا کثرت سے دودھ پینا ہے۔ ٹی۔ بی۔ میں دودھ نقصان دہ ہوتا ہے' جب آپ ٹھیک ہو گئے تو حضرت صاحب نے آپ کو گائے کا دودھ پینے کا ارشاد فرمایا۔

جب تک ابا جی زندہ رہے ہمیشہ چار پانچ بھینسیں دودھ پینے کے لئے گھر میں رکھتے ابا جی نے اتنا دودھ پیا جس کی مثال نہیں ملتی۔ یعنی بارہ چودہ سیر دودھ روزانہ پیا کرتے تھے۔ ایک طرح سے یہی ان کی غذا تھی۔ کھانا یعنی سالن روٹی صرف ایک وقت رات کو کھاتے تھے۔ قادیان کے گردونواح کے سکھ جاٹ آپ

باقی صفحہ ۴ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فخرالحق شمس

سیٹلائٹ کی دنیا

سائنس اور ٹیکنالوجی کے اس دور نے انسانوں کی سوچ کے دائرے لامحدود کردیئے ہیں' اب دنیا کے متعلق معلومات جاننے کے لئے سرحدی یا علاقائی بندشیں آڑے نہیں آتیں' اور ذرائع ابلاغ کی اس ترقی نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ یہ طاقت مہلک ایٹمی ہتھیاروں کے اثرات سے بھی کئی گنا خطرناک ثابت ہو سکتی ہے۔

ماضی کا ایک وقت وہ تھا کہ ٹیلی ویژن پر پروگرامز کے متعلق سوچنا بھی حیرانگی سمجھا جاتا تھا۔ اور جب یہ ممکن ہوا تو ترقی کرتے ہوئے زمانے نے بلیک اینڈ وائیٹ اور رنگین ٹیلی ویژن اپنے درمیان پایا' پھر خوب سے خوب تر کی تلاش جاری رہی اور سیٹلائٹ کا زمانہ آگیا' عوام کی دلچسپی اس بارے میں دیدنی تھی' کیونکہ اس طرح دنیا بھر کے پروگرام گھر بیٹھے آسانی سے دیکھے جا سکتے تھے' اور انسان کا انسان سے رابطہ مزید سہل ہوتا چلا گیا' اور ہم ڈش انٹینا کے ذریعے سٹار ٹی وی جین ٹی وی' ایشیاء ویژن' سی این این' بی بی سی اور ایم ٹی اے کی کئی شعبوں پر مشتمل نشریات آسانی سے دیکھتے ہیں' ان میں سے بعض کی براہ راست نشریات نے تو عوام کے اخلاق سنوارنے اور تعلیم و تربیت کے شعبہ میں انقلاب برپا کر دیا ہے' اور اس طرح ذرائع ابلاغ کی دنیا میں عجیب مقابلے کی سی کیفیت پیدا ہو گئی ہے' کیونکہ اب جس چینل پر حقیقت سے قریب تر' اور بااخلاق نشریات اور براہ راست رپورٹس دکھائی جائیں گی ناظرین وہی دیکھیں گے' الیکٹرانس کی دنیا کی اس کامیابی نے مختلف ممالک میں کے نیٹ ورکس کو بھی مجبور کر دیا ہے کہ وہ اپنے پروگراموں کو معیاری اور بامقصد بنائیں۔

ڈش انٹینا کے ذریعے پوری دنیا سے ہمارا جو تعلق استوار ہوا ہے وہ خلا میں مصنوعی سیارے چھوڑے جانے کی وجہ سے ہے' اس بارے میں مزید معلومات فراہم کرنے سے پہلے یہ معلوم کرنا ضروری ہے کہ مصنوعی سیارے کیوں اور کس طرح چھوڑے جاتے ہیں۔

یہ جاننا ضروری ہے کہ انسان نے جو ٹیکنالوجی میں ترقی کی ہے اس کی وجہ سے خلا میں بھاری وزنی چیزیں بھیجنا ممکن ہو گیا ہے' راکٹ چلانے کی مہارت سے آلات کو کنٹرول اور گائیڈ کرنے کا نظام قائم ہو گیا ہے اور ہزاروں مصنوعی سیارے کرہ ارض کے گرد گردش کرنے کے لئے چھوڑے جا چکے ہیں جن کے محور مختلف ہیں' ایک اندازے کے مطابق آج تقریباً چار ہزار اس طرح کے سیارے ہماری زمین کے گرد محو گردش ہیں مصنوعی سیارے اس حد تک آگے بھیج دیئے جاتے ہیں جہاں اس زمین کی فضا اور ہوا موجود نہیں ہوتی' چنانچہ مصنوعی سیارے کو اوپر بھیجنے کے لئے مختلف راکٹوں کے مرحلے قائم کرنے ضروری ہیں' ان مرحلوں میں موجود ایندھن باری باری جلتا ہے اور خالی خول علیحدہ ہو کر جدا ہوتے جاتے ہیں تاکہ غیر ضروری وزن سے نجات حاصل ہو۔

مصنوعی سیارے زمین کے گرد گھومتے وقت زمین کی کشش ثقل کے ساتھ توازن قائم رکھ کر گردش کرتے ہیں' مرکز گریز طاقت یعنی سنٹری فیوگل فورس اور گریوی ٹیشنل پل کا توازن مصنوعی سیارے کو زمین کے گرد گھومتے رہنے کا موقع دیتا ہے' اور ایک دفعہ سیارے کی یہ رفتار قائم ہو جائے تو اس کو روکنے اور بند کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں ہوتا اور سیارہ بہت لمبی مدتوں کے لئے زمین کے گرد گردش کرتا رہتا ہے' سیارے کا محور جتنا زیادہ ہو گا اتنی ہی اس کی رفتار گھومنے کی کم ہو گی' کیونکہ زمین کی کشش اور بھی کم ہو جائے گی۔ زمین سے زیادہ سے زیادہ اونچائیوں ہر سیارے کو گردش کے لئے زیادہ سے زیادہ توانائی درکار ہے خصوصاً زمین کے خط استوا سے ۲۲۳۰۰ میل اونچائی کے محور کا مخصوص کردار ہے۔

یوں سمجھئے کہ اگر اس بلندی پر سیارے کو قائم کرنا درکار ہو تو سیارے کا ٹائم پیریڈ یعنی زمین کے گرد مکمل چکر لگانے کا وقت ایک جیسا ہو گا۔ جیسا کہ خود زمین کا اپنی جگہ پر گھومنے کا مکمل چکر ہوتا ہے یعنی ۲۴ گھنٹے۔ لہٰذا اگر اس سے کم فاصلوں پر سیارہ زمین پر رہنے والوں کو طلوع ہوتا اور پھر غروب ہوتا نظر آتا ہے تو اس فاصلے یعنی ۲۲۳۰۰ میل بلندی پر زمین سے نظارہ کرنے والوں کو وہ بالکل ساکن معلوم ہو گا۔ اس خاص محور کو جیو سٹیشنری آربٹ (GSO) کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

اب آیئے مصنوعی سیارے فضا میں بھیجنے کی ضروریات پر غور کریں' چونکہ سیٹلائٹ سیارہ بالکل مکمل خلا Vacuum میں ہوتا ہے اور اس میں طاقتوں کا توازن اسے آزاد رکھتا ہے اس لئے اس کی چند خوبیاں قابل توجہ ہیں۔ اور وہ ہیں کشش ثقل سے مکمل آزادی اور ہوائی کثافت سے مکمل نجات زمین پر ان خاصیتوں کو پیدا کرنا انتہائی مشکل اور گراں بلکہ عملاً ناممکن ہے۔ دیگر خوبی سیٹلائٹ کی یہ ہے کہ یہ اپنی انتہائی بلندی کے باعث زمین کے زیادہ سے زیادہ رقبہ کو دیکھ سکتا ہے۔ مثلاً ۲۳۰۰۰ میل کی بلندی ہر سیٹلائٹ بیک وقت زمین کا ایک تہائی ۱/۳ حصہ دیکھ سکتا ہے۔ اب جوں جوں مصنوعی سیارہ اونچائی پر چڑھتا جائے گا توں توں زیادہ سے زیادہ زمین کا حصہ اس کی نظر میں ہو گا حتیٰ کہ ایک ایسی حالت آ جائے گی جب بیک وقت یہ نصف کرہ ارض کو دیکھ سکتا ہے۔ ایک اور خوبی یا فائدہ مصنوعی سیارے کا یہ ہے کہ یہ مسلسل دائمی طور پر گردش میں رہتا ہے۔ لہٰذا زمین کے زیادہ سے زیادہ حصوں تک اس کی نظر چوبیس گھنٹوں رہ سکتی ہے۔ زمین کے یہ مصنوعی سیارے اس طرح زمین کی تصاویر لینے کے لئے استعمال ہو سکتے ہیں۔ جن کو پھر جوڑ کر زمین کے چھپے خزانوں کے متعلق سروے کیا جا سکتا ہے۔ بادلوں کے چلنے کے رخ معلوم کئے جاتے ہیں اور اس طرح بارش کے متعلق پیشن گوئی کی جاتی ہے' اس کے علاوہ یہ سیٹلائٹ ریڈیو' ٹیلی ویژن اور ٹیلی فون کے نشریات کا ایک اہم وسیلہ بن چکے ہیں جو کہ بہت دور فاصلوں تک پہنچ جاتی ہیں۔ اسی لئے دن کو ظہور میں آنے والے دنیا بھر کے واقعات کی خبریں شام کو ہم گھر بیٹھے ٹی وی پر دیکھ لیتے ہیں۔ یہ مواصلاتی رابطہ مصنوعی سیاروں کی بدولت اتنی ترقی کر گیا ہے کہ مختلف ممالک میں ہونے والے واقعات' میچ اور کانفرنسیں براہ راست پروگرام اس نظام کی مدد سے آپ دیکھنے پر قادر ہو گئے ہیں۔ اس سلسلے میں ایم ٹی اے کی مثال دی جا سکتی ہے۔

سیٹلائٹ کی یہ مختصر چند جھلکیاں ہیں اس سے دیگر بہت سے کام بھی لئے جا رہے ہیں اور مزید کے بارے میں سوچا جا رہا ہے۔ اپنی GSO خوبی کے باعث سیٹلائٹس دور دراز کے ملکوں میں بیک وقت دیکھا جا سکتا ہے اور سپیس ٹیکنالوجی مزید ترقی کر رہی ہے۔ آگے آگے دیکھئے.......

بقیہ صفحہ ۳

کو دیکھنے آیا کرتے تھے' کہ اس کے گھر ہمیشہ چار پانچ بھینسیں رہتی ہیں اور یہ آدمی صرف دودھ پیتا ہے۔ تقسیم برصغیر کے بعد جس دن قادیان سے پاکستان آئے اس دن بھی پانچ بھینسیں گھر میں بندھی ہوئی تھیں۔ میرے ماموں عبداللطیف نے گھر سے نکلنے سے پہلے ان کے رسے کھول کر آزاد کر دیا۔

حضرت اماں جان محترمہ نصرت جہاں بیگم ابا جی اور اماں جی کا بہت احترام فرماتی تھیں۔ اکثر صبح جب سیر کے لئے نکلتیں تو اباجی کے گھر آتیں اور اماں جی سے فرماتیں میرے شیر علی کی بھینسیں کتنا دودھ دیتی ہیں۔ اور کبھی آپ کو اپنے گھر کے لئے بھینس کی ضرورت ہوتی تو اماں جی سے فرماتیں اس طرح کی بھینس مجھے بھی ڈھونڈ کر دلاؤ۔ ایک دفعہ رات کو چور سب بھینسیں لے گئے۔ صبح سارے شہر والوں کو پتہ چل گیا۔ آپ صبح ہی صبح اباجی کے گھر تشریف لائیں اور فرمایا شیر علی کی بھینسیں چوری نہیں ہو سکتیں وہ واپس آجائیں گی۔ اور خدا کی شان صبح دس بجے سب بھینسیں رسے تڑوا کر گھر آگئیں۔

اباجی انیسویں صدی کے آخری عشرے میں گورنمنٹ کالج لاہور سے بی۔ اے۔ کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد قادیان آکر سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہو گئے۔ پھر ہمیشہ کے لئے وہیں کے ہو کر رہ گئے اور تمام زندگی دین کی خدمت کے لئے وقف کر دی۔ اباجی کو بی۔ اے۔ کرنے کے بعد حکومت برطانیہ کی طرف سے ڈپٹی کمشنر کے عہدے کی پیش کش ہوئی مگر آپ نے اسے ٹھکرا دیا۔ اور بانی سلسلہ کے قدموں میں رہنا پسند فرمایا۔ آپ نہایت سادہ مخلص ہمدرد خدا تعالیٰ اور اس کے رسولؐ سے والہانہ عشق رکھنے والے تھے وہ حضرت بانی سلسلہ کے فدائیوں میں سے تھے۔ اور آپ سے سچا تعلق تھا۔ بانی سلسلہ کی صحبت میں رہ کر آپ کی ان خوبیوں میں اور نکھار آگیا۔ اباجی خدا اور اس کے رسولؐ کی محبت میں جذب ہو کر رہ گئے۔ حضرت اماں جان نصرت جہاں بیگم کی خدمت میں تازندگی صبح کی نماز کے بعد حاضری دینا آپ کا معمول رہا۔ آپ فرمایا کرتی تھیں شیر علی میری ڈیوڑھی کا خادم ہے۔ قادیان آنے کے کچھ عرصہ بعد آپ اماں جی کو بھی وہیں لے آئے اور بانی سلسلہ نے اپنے گھر میں ہی ایک کمرہ رہائش کے لئے دے دیا۔

کسی گناہ کو چھوٹا اور حقیر نہ سمجھو

یاد رکھو کبھی کسی گناہ کو چھوٹا اور حقیر نہ سمجھو۔ چھوٹے سے چھوٹے گناہ سے انسان ایک خطرناک اور گھیر لینے والے گناہ میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ تمہیں معلوم نہیں یہ پہاڑ چھوٹے چھوٹے ذرات سے بنے ہیں۔ یہ عظیم الشان بڑ کا درخت ایک بہت ہی چھوٹے بیج سے بنا ہے۔ بڑے بڑے اجسام ان ہی باریک ایٹمز و ذرات سے بنے ہیں جو نظر بھی نہیں آتے۔ پھر گناہ کے بیج کو کیوں حقیر سمجھتے ہو؟ یاد رکھو چھوٹی چھوٹی بدیاں جمع ہو کر آخر پیس ڈالتی ہیں۔ انسان جب چھوٹا سا گناہ کرتا ہے تو اس کے بعد اور گناہ کرتا ہے یہاں تک کہ خدا تعالیٰ کی حد بندی توڑ کر نکل جاتا ہے جس کا نام کبیرہ ہوتا ہے۔ اور پھر راستبازوں کے قتل کی جرأت کر بیٹھتا ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

نذیر احمد ڈار لندن

مکرم مختار احمد صاحب ایاز

مختار احمد صاحب ایاز کی پیدائش ۱۹۰۵ء میں بمقام میانی ہوئی۔ یہ جگہ بھیرہ کے قریب ہے احباب کو علم ہے بھیرہ کو ہماری تاریخ میں ایک خاص مقام حاصل ہے کیونکہ یہ شہر ہمارے حضرت مولوی نور الدین صاحب امام جماعت احمدیہ الاول کا وطن ہے۔ میانی کے قریب ایک گاؤں گھوگھیاٹ ہے جہاں ان دنوں ایک چھوٹی سی جماعت اور بیت الذکر تھی۔ مولوی فخرالدین صاحب (والد پروفیسر ابراہیم صاحب ناصرو محمد یعقوب صاحب طاہر زودنویس) وہاں جانے پہچانے احمدی تھے۔ مختار احمد صاحب ایاز اور مولوی محمد یعقوب صاحب ہم مکتب تھے اور ان کے آپس میں بہت اچھے تعلقات تھے۔ ایاز صاحب کا ان کے گھر آنا جانا بھی تھا۔ اس طرح ایاز صاحب کو ان سے درثمین ملی جس کا انہوں نے مطالعہ کیا اس کے بعد احمدیت کا مطالعہ کرتے رہے۔ چنانچہ ۱۹۱۸ء میں وہ مولانا فخرالدین صاحب کے بیٹوں کے ساتھ جلسہ سالانہ قادیان گئے جہاں انہوں نے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے ہاتھ پر بیعت کرلی۔

۱۹۲۰ء کے آخر میں وہ راولپنڈی آرسنل میں ملازم تھے اس دوران وہ جماعت احمدیہ راولپنڈی کے جنرل سیکرٹری رہے اور وہاں قیام کے دوران کشمیر کمیٹی کے معاملات میں نمایاں حصہ لیتے رہے۔ وہاں سے ان کی تبدیلی کوئٹہ ہوگئی جہاں انہیں سخت مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ وہاں سے استعفیٰ دے کر وہ قادیان خدمت کے لئے حاضر ہو گئے۔ جہاں انہیں ایک وفد کے سربراہ کے طور پر مکیریاں ضلع ہوشیار پور دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں بھجوایا گیا۔ یہ کام انہوں نے خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت خوب اسلوبی سے سرانجام دیا۔

۱۹۳۸ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے ارشاد پر ایاز صاحب تلاش روزگار میں مشرقی افریقہ تشریف لے آئے چند ماہ کینیا اور یوگنڈا رہ کر ٹانگانیکا تشریف لے آئے جہاں انہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے محکمہ تعلیم میں ملازمت مل گئی۔ وہ وہاں کوئی ڈیڑھ سال کے قریب رہے۔ ان دنوں میری تعیناتی محکمہ پولیس میں دارالسلام تھی اس لئے انہیں نہایت قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ چند ماہ بعد وہ جماعت دارالسلام کے صدر منتخب ہوئے۔ ان دنوں سارے مشرقی افریقہ میں صرف ایک مربی یعنی مولانا شیخ مبارک احمد صاحب تھے نیز ہمارے مالی وسائل اس قدر کم تھے کہ ان کا بار بار جماعتوں کا دورہ کرنا بڑا مشکل تھا۔ جہاں تک دارالسلام کا تعلق تھا مکرم ایاز صاحب نے دن رات نہایت جانفشانی سے کام کرکے کافی حد تک یہ کمی پوری کردی۔ مالی لحاظ سے انہوں نے تمام احباب کو تلقین کی کہ بجٹ شرح کے مطابق ہو۔ جہاں تک بجٹ کو پورا کرنے کا معاملہ ہے جماعت اپنی طرف سے کوشش کرے باقی معاملہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیا جائے۔ چنانچہ ان کی صدارت کا پہلا بجٹ ۱۵۰ پاؤنڈ تھا۔ جو آج کل کے لحاظ سے ۵۰۰۰ پاؤنڈ کے برابر تھا۔ اتنا بجٹ پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔ چنانچہ بڑی ہمت اور محنت کرکے اس بجٹ کو پورا کرنے کی کوشش کی۔ اس کے ساتھ اپنے سابقہ تجربہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جماعت کی تربیت نیز دعوت الی اللہ کی پوری پوری کوشش کی۔ انہیں انگریزی میں ڈرافٹنگ کا خاص ملکہ تھا۔ ان دنوں دارالسلام میں زیادہ پنجابی طبقہ رہائش پذیر تھا جو زیادہ سرکاری ملازم تھے۔ باوجود کہ مخالفت اسی طبقہ سے تھی پھر بھی یہی لوگ ان کے پاس اپنی درخواستیں لکھوانے کے لئے آتے اور بخوشی ان کا کام کردیتے۔

نیکی کے کاموں اور مالی قربانی میں ہمیشہ سبقت لیجانے کی کوشش کرتے۔ ان دنوں ایشیائی لوگوں کو درمیانہ قسم کی ملازمت ملا کرتی تھی۔ افسران انگریز ہوتے اور نچلے درجہ کے ملازمین افریقن ایشیائی لوگوں کی اوسطاً تنخواہ ۱۵ پاؤنڈ ماہوار ہوا کرتی تھی۔ مگر ڈاکٹروں کی تنخواہ اس اوسط سے زیادہ تھی۔ جب تحریک جدید سال ۱۱یا ۱۲ دور اول کا اعلان ہوا تو خاکسار کے بڑے بھائی ڈاکٹر طفیل احمد صاحب ڈار جو ٹانگا شہر سے باہر ایک مقام پر ملازم تھے نے -/Shs ۳۰۰ کا وعدہ کیا۔ باوجودیکہ ایاز صاحب کی آمدان سے بہت کم تھی مگر نیکی میں سبقت لیجانے کی غرض سے انہوں نے -/Shs ۳۰۰ کا وعدہ کر دیا اور میں اس بات کا گواہ ہوں کہ بروقت وعدہ پورا کرنے کی غرض سے انہوں نے یہ رقم ایک احمدی دوست سے قرض لے کر ادا کی اور تنگی ترشی سے گذارہ کرکے اس دوست کی رقم وعدہ کے مطابق واپس کردی۔

۱۹۴۶ء میں میرے والد صاحب ریٹائر ہوکر قادیان چلے گئے اور ایاز صاحب یہاں اکیلے رہ گئے اس عرصہ میں مخالفت بھی کم ہوتی گئی نیز مرکز سے مزید مربیان آگئے اور اس طرح ایاز صاحب نے مل کر جماعت کے لئے ایک قطعہ زمین حاصل کرلیا جہاں بیت الذکر اور مشن ہاؤس تعمیر ہوا اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں کافی جماعت ہے۔

یہاں سے ریٹائر ہونے کے بعد وہ کمپالہ۔ یوگنڈا۔ چلے گئے۔ اور وہاں "بشیر ہائی سکول" کا قیام کیا جو اب تک خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت چلا رہی ہے۔

ٹیچرز ایسوسی ایشن۔ بوائے سکاؤٹ اور RSPCA کے صدر رہے۔ اور ۱۹۳۳ء میں ملکہ کی تاج پوشی کے وقت انہیں ان کی خدمات کے اعتراف میں تمغہ دیا گیا تھا امام جماعت کی تابعداری۔ اطاعت اور وفاداری کا بے مثال نمونہ تھے۔ اگر حضرت صاحب کی طرف سے کوئی ارشاد موصول ہوتا تو تاوقتیکہ اس پر عمل نہیں ہو جاتا تھا چین سے نہیں بیٹھتے تھے۔ اور احباب کو بار بار اس ارشاد پر عمل کی تلقین کرتے۔

رخصتوں کے ایام میں دینی کام کے لئے باہر چلے جاتے۔ ایک دفعہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے ریزرو فنڈ کی تحریک کی۔ اس کے چند ماہ بعد سکولوں میں چھٹیاں ہو گئیں۔ ان دنوں میں میری تعیناتی Morogoro میں تھی چنانچہ ہفتہ عشرہ میرے پاس ٹھہرے اور مقامی لوگوں سے مل کر اچھی رقم جمع کر لی۔

محترم مختار احمد صاحب ایاز نے دو شادیاں کی تھیں۔ پہلی شادی اپنی خالہ کی لڑکی محترمہ صالحہ بیگم صاحبہ سے ۱۹۲۸ء میں ہوئی تھی ان کی وفات ۱۹۹۰ء میں ہوئی تھی۔ دوسری شادی محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ بنت مکرم بابو محمد عالم صاحب آف ممباسہ (کینیا) سے ۱۹۴۵ء میں ہوئی تھی ان کی وفات ۱۹۷۶ء میں ہوئی تھی۔ یہ دونوں نیک خواتین مقبرہ بہشتی ربوہ میں مدفون ہیں مکرم ایاز صاحب نے ہمیشہ دونوں سے مساویانہ اور نیک سلوک کیا یہ ان کے حسن سلوک کا ایک نتیجہ تھا کہ ان میں کبھی کسی قسم کا تنازعہ نہیں ہوا۔

مکرم ایاز صاحب کی وفات ۱۹۶۹ء میں تنزانیہ میں ہوئی تھی وہ وہاں احمدیہ قبرستان دارالسلام کے قطعہ موصیاں میں مدفون ہیں۔ ان کے ساتھ ہی جماعت احمدیہ تنزانیہ کے ایک بہت بڑے بزرگ مکرم محترم مولانا شیخ کابو ٹا عمری عبیدی مدفون ہیں۔ اگست ۱۹۸۸ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع دورہ مشرقی افریقہ کے موقع پر اس عاجز کو بھی ازراہ کرم ساتھ لے گئے تھے احمدیہ قبرستان میں بنفس نفیس خود تشریف لے گئے تھے اور ان دو بزرگوں کے مزاروں اور دوسرے احمدیوں کی قبروں پر دعا کی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان سب کو بلند درجات عطا کرے اور ان کی اولاد کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔

ایاز صاحب کے پسماندگان میں چار بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں جو سب خدا تعالیٰ کے فضل سے شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ایاز صاحب کے درجات بلند کرے۔

حضرت امام جماعت الاول نے ۲۷ دسمبر ۱۹۱۲ء کو فرمایا:۔

بہت سے ہمارے دوست آج رخصت ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کا ہی اختیار ہو گا جو ہم آئندہ سال ملیں گے۔ اب کے تیسرا برس ہے۔ میں اپنے حالات کو نگاہ کرتا ہوں ہمیشہ رات کو یقین نہیں ہوتا کہ صبح اٹھوں گا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے تم ہم اکٹھے ہو گئے ہیں۔ اس لئے تم سب کو (سلام) کہتا ہوں۔ اور سب کے لئے۔ جو رخصت ہوں گے دعا کرتا ہوں۔ اس دعا کا مطلب یہ ہے کہ تمہارے دین کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں۔ وہ اپنی امانتوں کو ضائع نہیں کرتا۔ تمہارے دین کو ایمان کو تمہارے خاتمے کو سب کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں۔ پھر میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تمہارے تقویٰ کو بڑھائے۔ اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے کہ میں متقیوں کے ساتھ رہوں گا۔ متقی خدا تعالیٰ کا محبوب ہوتا ہے۔ متقی کو علم دیا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے متقی کو رزق دوں گا۔ متقی کو تنگی سے نجات دوں گا۔ میں تم سب کے لئے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تمہارے قصوروں کو معاف کر دے۔ تو جہاں جہاں تم ہو اللہ تعالیٰ تمہارا حامی و مددگار رہے پھر میں خوشی کی خبر سناتا ہوں کہ ابھی تار آیا کہ ہمارے میاں صاحب یعنی حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب ۲۵ کو جدہ سے جہاز میں سوار ہو گئے ہیں۔

پتہ درکار ہے

○ مکرم محمد یوسف صاحب ولد غلام رسول صاحب قوم چوہان وصیت نمبر ۲۲۴۳۰ کا ۸۰ء کے بعد سے دفتر وصیت سے رابطہ نہیں ہے پہلے اسلام آباد میں تھے بعد میں سیالکوٹ کے ضلع میں کہیں چلے گئے تھے۔ موصی صاحب خود یا ان کے عزیز و اقارب یہ اعلان پڑھیں تو دفتر وصیت کو ان کے موجودہ ایڈریس سے مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

غور کرو کہ ایک نیکی کرنے سے دوسری نیکی کی توفیق پیدا ہوتی ہے۔ اور اسی طرح پر ایک بدی دوسری بدی کا موجب ہو جاتی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منور اقبال خان

محترم سردار محمد عنایت اللہ خان حیرت-لیہ

جب خاکسار نے ڈیرہ غازی خان ڈویژن کے کچھ بزرگوں کے حالات زندگی کو اکٹھا کرنا شروع کیا تو یہ جان کر روحانی خوشی کا احساس ہوا کہ واقعی ہر علاقے کے عظیم روحانی بزرگوں نے بانی جماعت احمدیہ کی صداقت کو تسلیم کیا۔ اور اپنے خاندان میں علم فن شائستگی شرافت ایمان اور صداقت کی لازوال داستانیں رقم کیں کہ آج میں حضرت سردار فتح محمد خان بزدار رفیق حضرت بانی سلسلہ کے پوتے سردار محمد عنایت اللہ خان حیرت لیہ کی زندگی کے چند ایمان افروز واقعات ضبط تحریر میں لا رہا ہوں۔ آپ کے دادا حضرت فتح محمد خان صاحب کا نام انجام آتھم کی فہرست میں موجود ہے۔

محمد عنایت اللہ خان حیرت ایک معزز بلوچ قبیلہ بزدار کے فرد تھے۔ پیشے کے لحاظ سے ساری عمر ملازمت میں گزاری لیکن احمدیت کے دامن سے وابستگی کا یہ عالم تھا کہ نہ خاندان یاد تھا۔ نہ اپنا نام یاد تھا اور نہ اپنا کام بہت بڑے خاندان میں اکیلے احمدی تھے ساری زندگی خاندان کی مخالفت برداشت کی۔

آپ احمدیت کو ہی اپنا خاندان اپنا نام اور کام سمجھتے تھے اس لئے ساری زندگی کسی نہ کسی دینی خدمت کے عہدے پر فائز رہے۔

آپ نے میٹرک تک قادیان میں تعلیم حاصل کی فرماتے تھے کہ خاندان حضرت بانی سلسلہ کے گھروں میں تربیت پائی تھی۔

آپ اپنے نام کے ساتھ تخلص حیرت لکھا کرتے تھے۔ اس لفظ کو ہمیشہ اپنے نام اور خاندانی وقار سے بالا سمجھتے تھے اپنا نام نہ عنایت اللہ لکھتے تھے اور نہ اپنے آپ کو سردار اور خان کہلواتے تھے جو اس علاقے کا دستور تھا بلکہ ہمیشہ اپنے آپ کو حیرت لکھتے تھے۔

خاندان کا ہر فرد آپ کو حیرت خان کے نام سے جانتا تھا۔

آپ فرماتے تھے کہ ایک بار سکول / کالج کی تقریب جو قادیان میں منعقد ہوئی۔ جس میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی بطور مہمان خصوصی تشریف لائے۔

آپ نے (عنایت اللہ خان) ڈریس بدلنے کا مظاہرہ کیا پھٹے پرانے کپڑے زیب تن کئے سر میں مٹی ایک ہاتھ میں کاغذ اور ایک ہاتھ میں پتھر لے کر وہاں پہنچ گئے جہاں حضرت صاحب تشریف فرما تھے حضرت صاحب نے انتظامیہ کے کارکنوں کو حکم دیا کہ اس پاگل کو یہاں سے نکالیں یہ کسی کو نقصان پہنچا دے گا۔ کارکن آپ کی طرف لپکے اور باہر نکالنے لگے کسی نے بتا دیا کہ یہ تو عنایت اللہ ہے اور ڈریس بدلنے کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔

آپ نے فرمایا (حیرت) ہے بالکل پاگل کا روپ دھارا ہے۔ پھر کیا تھا آپ نے اپنے نام عنایت اللہ کے ساتھ ساری عمر تخلص حیرت استعمال کیا اور اس لفظ سے اتنا پیار تھا کہ اپنی شناخت بھول گئے۔ اور اپنا نام حیرت ہی پسند کیا۔ اور اپنے کلام میں تخلص حیرت لکھتے تھے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سے بہت پیار تھا آپ کہتے تھے کہ بچپن میں میں نے میاں طاہر (حضرت جماعت احمدیہ الرابع) کو لکڑی کی کشتی بنا کر دی جبکہ اس وقت آپ بچے تھے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی خدمت میں جب بھی خط لکھتے تو اپنا نام یوں تحریر کرتے (حیرت لیہ کشتی والے)

اور جب حضرت صاحب کا جواب آتا تو پتہ پر یہی لکھا ہوتا تھا (حیرت لیہ کشتی والے)

آپ ان الفاظ کو دیکھتے ہی خوش ہوتے اور آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے خط کو چومتے اور ہر شخص کو دکھاتے تھے کہ دیکھو حضرت صاحب نے مجھے کشتی والا لکھا ہے۔

اگرچہ یہ بہت معمولی واقعات ہیں لیکن ان معمولی واقعات کے پیچھے امامت سے پیار اور وابستگی کے احساس کی دنیا جھلمل کر رہی ہے۔

آپ کہتے تھے کہ میں جب اپنے خاندان پر نظر ڈالتا تھا تو چاروں طرف سارے رشتے دار غیر احمدی تھے۔ نہ چچا احمدی اور نہ پانچوں بھائی احمدی۔ مخالفت سے گھبرا کر ایک بار حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی خدمت میں عرض کی میرے لئے دعا کریں کہ احمدیت ہمارے خاندان سے ختم ہوتی جا رہی ہے آپ کہتے تھے کہ حضرت صاحب نے فرمایا تھا۔

حیرت صاحب احمدیت آپ کے خاندان سے کبھی ختم نہیں ہو سکتی۔

آپ پورے خاندان میں اکیلے احمدی تھے اب خدا کے فضل سے صرف آپ کی اولاد میں تقریباً ۴۰ افراد احمدی ہیں آپ کہتے تھے کہ یہ بات میری شادی سے قبل حضرت صاحب نے فرمائی تھی۔ کہاں اکیلا احمدی اور کہاں (۴۰) افراد آپ کی اولاد میں احمدی ہیں نہ صرف احمدی ہیں بلکہ مخلص احمدی۔

موجودہ سارے حالات دیکھتے ہوئے آج یہ بات پورے اعتماد سے کہی جا سکتی ہے کہ احمدیت اللہ نے چاہا تو اس خاندان سے کبھی ختم نہیں ہو سکتی۔

آپ کو سفر کرنے کا بہت شوق تھا اکثر خوشی سے سفر کرتے تھے اور جب بھی کبھی نئے شہر میں جاتے یا پرانے شہر میں جاتے تو ہوٹل کی بجائے کسی احمدی کے گھر رہنا پسند کرتے تھے۔ اور نئی جگہ بعض دفعہ احمدی دوست کو تلاش کرنے میں گھنٹوں لگاتے تھے۔ جب تک اس شہر میں احمدی تلاش نہ کر لیتے تو سکون نہ آتا تھا۔

ان کی اس عادت سے ہم بچپن میں پریشان ہوتے تھے کہ یہ کیا کر رہے ہیں ہر اجنبی شخص سے احمدیوں کا پتہ پوچھ رہے ہیں اور جب کوئی احمدی تلاش کر لیتے تو پھر رات گئے۔ احمدیت قادیان۔ خاندان حضرت بانی سلسلہ کی باتیں کرتے کرتے رات گزار دیتے۔

آج جب یہ سب کچھ یاد آتا ہے تو عجیب لطف آتا ہے کہ کس شان کے عجیب احمدی تھے ۱۶۔ دسمبر ۱۹۸۶ء کو صبح صادق کے وقت آپ داعی اجل کو لبیک کہہ گئے...

اور اسی کے ساتھ آپ خاندان میں احمدیت کے پیار کی وہ داستان رقم کر گئے جو رہتی دنیا تک آپ کے خاندان کے لئے مشعل راہ کے طور پر روشن رہے گی۔

خدا آپ کے درجات بلند کرے اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

ڈش انٹینا پر پابندی کے خلاف ایران میں چیخ و پکار

سیٹلائٹ ٹیلیو ژن ڈشز کو غیر قانونی قرار دینے کے فیصلہ کے سلسلے میں ایرانی حکومت اور سرکاری پریس آپس میں بٹ گئے ہیں اور اس فیصلہ کے خلاف تنقید کی ایک لہر چل نکلی ہے۔

روزنامہ جہانِ اسلام جو کہ شدت پسند بنیاد پرستوں کا حامی سمجھا جاتا ہے نے کہا کہ اس فیصلے سے کوئی مثبت یا پائیدار نتیجہ نکلنے کی امید نہیں کی جا سکتی۔ اس اخبار نے کہا ہے کہ سیٹلائٹ ٹیلیو ژن ڈشز کے پھیلاؤ کو روکنے کے لئے کوئی دوسرے طریقے اختیار کئے جانے چاہئیں۔

وزیر داخلہ علی بشارتی نے اعلان کیا ہے کہ سیکورٹی فورسز کو حکم دے دیا گیا ہے کہ وہ نئے ڈش لگانے نہ دیں اور جو ہزاروں ڈشز پہلے ہی تہران اور دوسرے بڑے شہروں کے مکانوں کی چھتوں پر لگ چکے ہیں ان کو ضبط کر لیا جائے۔ تاہم جہانِ اسلام کے مطابق ایک عدالتی ذریعہ کے مطابق اب کوئی قانون موجود نہیں ہے جس کے تحت یہ ڈشز ضبط کی جا سکیں۔

روزنامہ ابرار جو اسلامی انقلابی خیالات کا نمائندہ سمجھا جاتا ہے اس نے بھی اس پابندی پر تنقید کی ہے۔ اور کہا ہے کہ بین الاقوامی مسائل طاقت سے حل نہیں کئے جا سکتے۔

اس اخبار نے کہا ہے کہ تھوڑے عرصہ میں ڈش کا سائز اتنا چھوٹا ہو جائے گا کہ اس کا پتہ لگانا مشکل ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ اس نے ۱۲ سال سے ویڈیو پر لگائی گئی پابندی کی مثال پیش کی ہے۔ اس پابندی کو صرف دو ماہ قبل حکومت نے واپس لے لیا ہے۔

دریں اثنا ایرانی ریاستی ریڈیو اور ٹیلیو ژن نے اس پابندی کے متعلق کوئی ذکر تک نہیں کیا ہے۔

اسی طرح کے ایک اور انتہا پسند اخبار "سلام" نے اس پابندی کے خلاف اپنے قارئین کے خطوط شائع کئے ہیں۔

حکومت کے ایک ثقافتی افسر نے اے۔ ایف۔ پی۔ نیوز ایجنسی کو بتایا کہ اس پابندی کو زبردستی لاگو نہیں کیا جا سکتا۔ اور پولیس تمام چھتوں کی دیکھ بھال کے لئے لوگوں کے گھروں میں داخل ہونے کا حق نہیں رکھتی۔ اس افسر نے کہا کہ بین الاقوامی ٹیلیو ژن کے ثقافتی حملہ کا مقابلہ کرنے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے کہ ایرانی ٹیلیو ژن ان کے پروگراموں کے مقابلہ میں بہتر اور زیادہ دلچسپ پروگرام پیش کرے۔

ماہرین کے مطابق پچھلے موسم خزاں کے بعد جب سے یہ رو چلی ہے تہران اور دوسرے بڑے شہروں میں پچاس ہزار سے زیادہ ڈشز لگ چکی ہیں۔

روزنامہ "سلام" کا خیال ہے کہ دارالحکومت میں تقریباً چار سو ڈشز روزانہ لگائی جا رہی ہیں۔

۱۹۷۹ء کے انقلاب کے بعد جس میں شاہ کا تختہ الٹ دیا گیا تھا ایران کی اسلامی حکومت نے بڑے جوش و خروش سے مغربی ثقافتی یلغار کے خلاف مہم چلا رکھی ہے۔

تبتّل کیا ہے؟ خدا کی طرف انقطاع کر کے دوسروں کو محض مُردہ سمجھ لینا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پابندیاں اعلان جنگ ہونگی- شمالی کوریا

شمالی کوریا نے اپنی اس وارننگ کا اعادہ کیا ہے کہ اس کے خلاف اگر پابندیاں عائد کی گئیں تو اس کا نتیجہ جنگ کی صورت میں نکل سکتا ہے۔ شمالی کوریا کے خلاف یہ پابندیاں اس کے ایٹمی پروگرام کے باعث عائد کی جارہی ہیں۔

شمالی کوریا اور جنوبی کوریا کو متحد کرنے کے لئے بنائی گئی ایک کمیٹی نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ پابندیوں کا مطلب جنگ ہے اور جنگ بے رحم ہوتی ہے۔

چین میں شمالی کوریا کے سفیر مسٹر چو چانگ جن نے بیجنگ میں ایک نیوز کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پابندیوں کا اعلان جنگ کا اعلان ہوگا۔ یہ بیان پیانگ یانگ ریڈیو سے بھی نشر کیا گیا۔ اس میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر جنوبی کوریا نے ان پابندیوں کے عائد کرنے میں حصہ لیا تو اسے اس کے سخت نتائج بھگتنا ہوں گے۔ اگر جنوبی کوریا کے صدر کم ینگ سام نے کسی مہم جوئی کی جرات کی تو اس کا مطلب خود ان کا اپنا خاتمہ ہوگا۔

شمالی کوریا کی ورکرز پارٹی کے اخبار نے لکھا ہے کہ اگر شمالی کوریا پر اس کی ایٹمی تنصیبات کے معائنے کے لئے زور ڈالا گیا تو عین ممکن ہے کہ وہ ایٹمی طاقت کو حدود میں رکھنے کے عالمی معاہدہ سے باہر نکل جائے۔

جاپان کے وزیر اعظم نے کہا کہ ان کا ملک شمالی کوریا کے خلاف پابندیاں لگانے کی حمایت کرے گا۔

جنوبی کوریا اور جاپان نے گزشتہ روز ایک مشترکہ بیان میں کہا تھا کہ شمالی کوریا یانگ بیان کے مقام پر اپنے ری ایکٹر میں جو تازہ ایندھن بھر رہا ہے اس نے اس کے ان دعووں کو سخت نقصان پہنچایا ہے جس میں کہا گیا تھا کہ شمالی کوریا ایٹم بم نہیں بنا رہا۔ اس بیان میں کہا گیا تھا کہ عالمی برادری کو اس صورت حال کا فوری نوٹس لے کر کوئی مناسب کارروائی کرنی چاہئے جس میں اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے ذریعے پابندیوں کا نفاذ بھی شامل ہے۔

جاپان کا کہنا ہے کہ اگرچہ وہ اب بھی اس معاملے کو بات چیت کے ذریعے حل کرنے پر یقین رکھتا ہے لیکن وہ اپنا لائحہ عمل سلامتی کونسل میں ہونے والی بحث کی روشنی میں طے کرے گا۔

جاپان ان پابندیوں میں جو حصہ لے سکتا ہے ان میں سب سے اہم جاپان میں مقیم شمالی کوریائیوں کی طرف سے رقم کی شمالی کوریا کو فراہمی پر پابندی شامل ہے۔ یاد رہے کہ جاپان میں مقیم شمالی کوریائی باشندے ہر سال اپنے ملک ۵۷۰ سے ۶۰ے ملین ڈالرز کے برابر رقم بھیجتے ہیں۔ جو شمالی کوریا کی معیشت کے لئے بہت بڑا سہارا ہے۔

جنگ کا مطلب تباہی ہوگا۔

کلنٹن

صدر کلنٹن کا کہنا ہے کہ میرا خیال نہیں کہ پابندیوں کے نفاذ کے نتیجے میں شمالی کوریا جنوبی کوریا پر حملہ کردے گا۔ کیونکہ یہ عمل خود اس کی اپنی تباہی کا موجب ہوگا۔ اگر شمالی کوریا نے ایسا کیا تو اس کے تباہ کن نتائج برآمد ہوں گے۔ امریکہ میں اس خیال کو بھی تقویت دی جارہی ہے کہ ایسی صورت میں جنوبی کوریا کی بھرپور حمایت کی جائے اور شمالی کوریا پر فوجی حملے بھی کئے جاسکتے ہیں۔ ان سب باتوں کے باوجود صدر کلنٹن کا خیال ہے کہ وہ جنگ کی بجائے امن کو پسند کریں گے۔ امریکی وزیر دفاع ولیم پیری نے کہا کہ یہ بات ضروری نہیں کہ شمالی کوریا کے اپنی ایٹمی تنصیبات کے معائنے سے انکار کے نتیجے میں فوجی قوت کا استعمال کیا جائے۔ تاہم انہوں نے کہا کہ اگر ایسا ہوا تو امریکہ اپنے ان ۳۸ ہزار فوجیوں کو مضبوط بنانے کے لئے اقدام کریگا جو پہلے ہی جنوبی کوریا میں موجود ہیں۔ اور جنگ کی صورت میں ان فوجوں کو استعمال کیا جائے گا۔

وزیر دفاع نے کہا کہ شمالی کوریا کی ایٹمی تنصیبات پر حملہ ایک ایسا امکان ہے جو کھلا ہے۔ یاد رہے کہ دو ماہ قبل انہوں نے اس امکان کو رد کردیا تھا۔

وسطی بوسنیا میں جنگ

آزادی

وسطی بوسنیا کے علاقے میں بوسنیا کی افواج سربوں سے اپنا علاقہ واپس لینے کے لئے صف بندی کر رہی ہیں اس کو سراجیوو نے جنگ آزادی کا نام دیا ہے۔ بوسنین آرمی کے کمانڈر انچیف جنرل راسم ڈیلک نے بتایا ہے کہ انہوں نے ایک منصوبہ بنایا ہے جس کے تحت کروٹ مسلم فیڈریشن کے رقبہ کا فیصلہ اسلحہ سے کیا جائے گا۔ تراونک کے مقام پر ساتویں کور کو ماؤنٹ ویلسک کے قریب متعین کردیا گیا ہے۔ یہ فوجی اہمیت کی ایک پہاڑی ہے جس پر سے اردگرد کے علاقے پر نظر بھی رکھی جاسکتی ہے اور اسے اپنے گھیرے میں بھی لیا جاسکتا ہے۔ اس پہاڑی پر سربوں نے قبضہ کیا ہوا ہے۔ گزشتہ دس دنوں سے مسلم فوجیں جن کے پاس حملہ کرنے کے لئے موزوں اسلحہ بھی نہیں ہے اس پہاڑی کے گرد گھیرا ڈال رہی ہیں۔ اقوام متحدہ کے ایک افسر نے کہا کہ مسلمانوں کی اس مہم کی کامیابی کے بارے میں ہم کچھ نہیں کہہ سکتے کیونکہ وہ ہمیں مقبوضہ علاقوں کی طرف آنے کی اجازت نہیں دیتے۔ اقوام متحدہ کے ذرائع نے بتایا ہے کہ مسلمان فوجیں ایک سے ۶ میل کے علاقے میں ایڈوانس کر چکی ہیں اور ہم ایک ماہ سے ان کی تیاریاں دیکھ رہے تھے۔ ایک بوسنین آفیسر نے بتایا کہ محاذ پر صورت حال بہت اچھی ہے اور ہم فتح کی طرف بڑھتے جارہے ہیں۔ دو سال کی جنگ کے بعد بوسنین آرمی اب زیادہ بہتر طور پر مسلح ہے یہ زیادہ بہتر منظم بھی ہے۔ تراونک میں یہ فیصلہ بھی کیا گیا ہے کہ کسی قسم کی معلومات نہیں دی جائیں گی اور کسی کو قریب بھی آنے نہیں دیا جائے گا۔ کیونکہ جو کام ہم کر رہے ہیں اس میں ہمیں عوامی رائے اور خیالات کوئی فائدہ نہیں دے سکتے۔

سراجیوو میں وزیر دفاع نے بتایا کہ ہماری فوج کی تنظیم نو ہو رہی ہے۔ جنگی اکیڈیمیاں کام کر رہی ہیں۔ جنگی معلومات حاصل کرنے پر تو کوئی پابندی نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب جنگ روکی نہیں جائے گی۔

تراونک کا سارا قصبہ اس وقت اس جنگ میں شامل نظر آتا ہے۔ گلیوں میں چلتے ہوئے لوگ ماؤنٹ ویلسک کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ اس کو فتح کرنا ہے۔ ایک فوجی سپاہی نے بتایا کہ چار دن قبل ہم نے گولیز نامی گاؤں پر قبضہ کیا تھا۔ یہ جنگ سارا دن جاری رہی۔ تمام گھروں سے آگ کے شعلے اٹھ رہے تھے لیکن سرب (جن کو وہاں Chetnicks بھی کہتے ہیں) اس قصبے کو دوبارہ واپس نہ لے سکے۔ ہم ترقی کر رہے ہیں۔

اقوام متحدہ کے ذرائع نے بتایا کہ یہ لڑائی اتوار کو جاری رہی۔ بوسنین آرمی نے ہمارے رابطہ افسر کو بتایا کہ ہم نے مزید علاقہ حاصل کر لیا ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ سیکرٹری

مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر ۲۹۵۴۵ میں فضل احمد ولد خیر دین صاحب قوم جٹ باجوہ پیشہ کاشتکاری عمر ۸۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن داتا زید کا ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱-۲۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) زرعی زمین دس ایکڑ مالیتی تین لاکھ روپے (۲) مکان ۲ کمرے مالیتی چالیس ہزار روپے۔ کل جائیداد تین لاکھ چالیس ہزار روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۷۶۰۰ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد فضل احمد ساکن داتا زید کا ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر ارشید احمد زعیم انصار اللہ داتا زید کا ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر ۲ منیر احمد سیکرٹری تحریک جدید داتا زید کا ضلع سیالکوٹ۔

دِل کی امراض

دردِ دل، دھڑکن، دل گھٹنا، سانس پھولنا اور خون کی نالیوں کی جملہ امراض کا فوری علاج

ہارٹ کیوریٹو سمیل

HEART CURATIVE SMELL

کے سونگھنے سے کیا جاسکتا ہے۔ ہارٹ سپیشلسٹ ڈاکٹرز اپنے 50 فیصد مریضوں کو ادویاتی علاج کے ساتھ HEART CURATIVE SMELL سونگھنے کیلئے دے کر اس زود اثر اور بےضرر مقوی دل خوشبو HEART TONIC SMELL کے مثبت POSITIVE اثرات کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ اس غرض کیلئے فری سیمپل طلب فرمائیں۔

میڈیکل اور نان میڈیکل کاروبار کرنے والے تمام افراد واپسی قیمت کی رعایت کے ساتھ (WITH MONEY BACK GUARANTEE) فروخت کرسکتے ہیں۔

قیمت پاکستان میں 20.00 روپے فی سمیل۔ ڈاک خرچ (چھوٹے بڑے آرڈر پر) 10.00 روپے ایکسپورٹ کوالٹی پانچ ڈالر 5 $ معہ ڈاک خرچ (ترقی پذیر ممالک کیلئے ریٹ الگ الگ)

روزمرہ استعمال کی 7 مختلف سمیلز کا خوبصورت پرس 150 روپے میں دستیاب ہے۔

لٹریچر اور دیگر کیوریٹو سمیلز کی تفصیلات مفت طلب فرمائیں۔

موجد: ہومیو پیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر آر ایم پی۔ ایم اے۔ ایل ایل بی۔ فاضل عربی۔ مائینڈ اینڈ میموری ایکسپرٹ بانی کیوریٹو سسٹم آف میڈیسن

پیشکش: کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ۔ پاکستان

فون سیلز 211283، آفس 771، کلینک 606

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 9- جون-1994ء رات گرد کا طوفان آیا۔ گرمی کی شدت جاری ہے درجہ حرارت کم از کم 32 درجے سنٹی گریڈ اور زیادہ سے زیادہ 46 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم محترمہ بینظیر بھٹو نے قوم سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ اب ہم سیاسی کی بجائے اقتصادی لڑائی لڑیں گے۔ حکومتی اقدامات سے مہنگائی چند ماہ میں ختم ہو جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن کے الزامات کو برداشت کرنا جمہوری عمل کا حصہ ہے۔ اپوزیشن ہماری توجہ ملکی مفاد کے کاموں سے ہٹانے کے لئے ایسی کوششیں کر رہی ہے میرے مدمقابل اپوزیشن لیڈر آمرانہ دور کی پیداوار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میرے لئے اپوزیشن سے نبٹنا کوئی پرابلم نہیں۔ امید ہے وقت گزرنے کے ساتھ ان کی طرف سے الزام تراشیاں اپنی موت آپ مرجائیں گی۔ انہوں نے کہا کہ میں نے ارکان اسمبلی سے کہہ دیا ہے کہ صاف ستھری حکومت کے لئے منتخب ہوئی ہوں سودا بازی نہیں کروں گی۔ صاف ستھری حکومت نہ دے سکی تو واپس عوام کے پاس چلی جاؤں گی۔

○ وزیراعظم نے کہا ہے کہ اپوزیشن لیڈر مسٹر نواز شریف کی گرفتاری کا سوال قبل از وقت ہے۔ جھوٹے الزامات پر مقدمے چلائیں گے قائد حزب اختلاف نے صدر پر جو الزامات لگائے ہیں وہ نہ صرف آئین کی روح کے منافی ہیں بلکہ اسلام کی توہین ہے ہم اس پر ایکشن لینے کا سوچ رہے ہیں ۱۴ ویں حسینیہ کانفرنس اسلام آباد سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مرتضیٰ کی رہائی سے ثابت ہو گیا ہے کہ عدالتیں آزاد ہیں۔ جمہوریت بحال ہو چکی ہے۔ تاہم انہوں نے کہا کہ میں اپنے نجی معاملات پر اخبارات کے سامنے بات نہیں کرنا چاہتی۔

○ قائد حزب اختلاف نواز شریف نے کہا ہے کہ حکومت ایک نہیں سو مقدمے چلائے۔ نہ بلیک میل ہونگے اور نہ ملک چھوڑ کر پیرس جائیں گے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ الیکشن ۹۳ء کے نتائج راتوں رات تبدیل کئے گئے۔ صدر لغاری دیانت کا لبادہ اوڑھ کر قوم کو بے وقوف بنا رہے ہیں۔ مہران سکینڈل کی دستاویزات تبدیل کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ مگر ہمارے پاس اصل دستاویزات موجود ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قومی حکومت کی کوئی تجویز قابل قبول نہیں۔ انہوں نے کہا مرتضیٰ سے میرا رابطہ نہیں ہوا۔

○ گورنر پنجاب الطاف حسین نے کہا ہے کہ نواز شریف کے خلاف اتنا مواد موجود ہے کہ اخبارات میں جگہ نہیں رہے گی۔ نواز شریف کے خلاف دو درجن کیسوں کی تفتیش مکمل ہو چکی ہے مزید کی جارہی ہے۔ ہم نے بہت صبر کیا مگر قدر نہیں کی گئی۔ انہوں نے کہا کہ اگر ثبوت نہ ملا تو نواز شریف پر ہاتھ نہیں ڈالیں گے۔ تاہم مجرموں کو جیل کی ہوا ضرور کھانی پڑے گی۔

○ وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ پرتھوی میزائل کے تجربے پر امریکی ردعمل فضول ہے۔ امریکی ردعمل جنوبی ایشیا میں میزائلوں کے عدم پھیلاؤ کے بارے میں مجوزہ طریقوں کے غیر منصفانہ اور غیر متوازن ہونے کی ایک اور مثال ہے۔ گذشتہ روز امریکہ نے تجویز دی تھی پاکستان نے اسے قبول کر لیا لیکن بھارت نے تجربہ کر کے امریکی موقف کو مسترد کر دیا ہے۔

○ نواز شریف اور چوہدری شجاعت حسین کے خلاف تین فوجداری کیس تیار کئے جارہے ہیں جو چند روز تک دائر کر دیئے جائیں گے۔ وزیراعظم نے ہدایت کی ہے کہ اپوزیشن کے خلاف کیس عام عدالتوں میں چلائے جائیں۔ کیس ڈھیلے ڈھالے نہیں ہوں گے ٹھوس ثبوت حاصل کر لیا گیا ہے۔

○ دفتر خارجہ نے کہا ہے کہ قوم پاک امریکہ مذاکرات کے نتیجے میں جلد ایک مثبت خبر سنے گی۔ ایٹمی ہتھیاروں پر جاری مذاکرات ابھی اس سطح پر نہیں پہنچے کہ یہ کہا جاسکے کہ دونوں ملکوں کے درمیان سمجھوتہ ہو گیا ہے۔

○ پارلیمنٹ میں آتشزدگی کے سلسلے میں مزید دو افسروں کو معطل کر دیا گیا ہے ایڈیشنل سیکرٹری کی خدمات واپس کر دی گئی ہیں۔ آتشزدگی کے ذمہ دار سی ڈی اے کے افسروں کو چارج شیٹ دے دی گئی ہے۔

○ وزیراعظم نے زرعی قرضوں کی ادائیگی میں رعایت کی تاریخ میں توسیع کر دی ہے۔

○ سٹیٹ بینک نے تمام شیڈولڈ بینکوں کو ہفتے کے روز کام کرنے کا اختیار دے دیا ہے۔

○ روس نے کہا ہے کہ وہ مسئلہ کشمیر پر بھارت کے حق میں ویٹو استعمال نہیں کرے گا۔

○ ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین نے کہا ہے کہ کراچی پیکیج فریب اور عوام کو بے وقوف بنانے کی کوشش ہے۔

○ ملک بھر میں شدید گرمی کی لہر نے مزید ۴۲ افراد کو نگل لیا۔ زمین پر آگ برس رہی ہے۔ لوگ بارش کے لئے اذانیں دے رہے ہیں محکمہ موسمیات نے بتایا ہے کہ گرمی کی یہ شدید لہر ابھی چند دن اور چلے گی۔

○ ایران کے صدر ہاشمی رفسنجانی نے کہا ہے کہ امریکہ کے ساتھ سیاسی تعلقات کا کوئی امکان نہیں۔ تاہم تجارت کی موجودہ شرح برقرار رکھی جائے گی۔

○ لاہور میں انتہائی طاقتور بموں کی موجودگی نے شہریوں کو خطرات سے دوچار کر دیا ہے۔ لاہور کے ایک تاجر نے خلیج کی جنگ میں سکریپ سے بھرے ہوئے ۱۰ کنٹینز درآمد کئے۔ کسٹم حکام نے تلاشی لی تو پہلے ہی کنٹینر سے بم نکل آئے۔ یہ بم انتہائی طاقتور نوعیت کے ہیں سخت گرمی میں یہ بم از خود بھی پھٹ سکتے ہیں۔

○ وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ مرتضیٰ بھٹو اپنی بہن سے پیپلز پارٹی کی قیادت چھین لینا چاہتے ہیں۔ حکومت کے خاتمے کی شرطیں لگ رہی ہیں۔ مرتضیٰ نے کہا ہے کہ یہ حکومت دسمبر سے آگے نہیں چلے گی۔ مرتضیٰ حکومت پر وہی الزامات لگا رہے ہیں جو نواز شریف لگاتے ہیں۔

○ گورنر پنجاب نے یقین دلایا ہے کہ اہل تشیع کا ہر قیمت پر تحفظ کریں گے۔

ربوہ میں لوڈشیڈنگ کے اوقات

صبح ۳۰-۱۰ تا ۱۱ بجے
دوپہر ۳۰-۲ تا ۴ بجے
رات ۱۵-۸ تا ۱۵-۹ بجے
رات ۴۵-۱۰ تا ۱۵-۱۱ بجے

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم کے ڈش انٹینا خریدنے کیلئے
قیمت/- ۱۰,۰۰۰ ڈش ۸ؑ مع مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن 21۔ ہال روڈ لاہور
فون: 7226508 , 359422
7235175

کمپیوٹر ٹریننگ سنٹر (برائے خواتین)
21/2 دارالرحمت شرقی الف ربوہ
فون: 211639
انٹرمیڈیٹ کے امتحانات سے فارغ ہونیوالی طالبات کیلئے خصوصی کمپیوٹر ٹریننگ کورس میں
داخلہ جاری ہے

ضرورت ملازمین

ہومیوپیتھک ڈسپنسری پر کام کرنے کیلئے میٹرک پاس محنتی نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ زیادہ تعلیم قابل ترجیح۔ درخواستیں صدر/ امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ بھجوائیں
کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ

خوشخبری گروپ ٹریول
لندن جانیوالے دوستوں کیلئے
کراچی سے لندن سے کراچی
کا ارزاں ترین ٹکٹ حاصل کرنے کا بہترین موقع۔ ۱۰ جولائی تک بکنگ کروائیں
آپ کی خدمت ہمارا نصب العین
تفصیلات اور رابطہ کیلئے: لطیف الرحمان
رومی ٹریولز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
کمرہ نمبر 14-7-6 موٹل مڈایسٹ داؤد پوتا روڈ۔ کراچی کینٹ سٹیشن
فون: ۵۲۹۱۶۰۔ ۵۲۱۵۱۶۱۔ ۵۱۸۶۵۱
فیکس: ۵۶۸۱۸۹۲
IATA
GOVT. LICENCE NO. 1329

پتہ